

جناب مسلم جناب عقیل ابن ابوطالب کے فرزند اور عقیل امام علی کے بھائی اس طرح مسلم امام حسین (ع) کے چچا زاد بھائی ہیں آپ کی مادر گرامی کا نام 'علیہ تھا' اس وقت ہمیں جناب مسلم کے تمام حالات زندگی بیان کرنا مقصود نہیں ہیں بلکہ آپ کی حیات طیبہ کے ایک درخشان ترین گوشہ کا جائزہ لیتے ہوئے تاریخ کے اوراق میں پوشیدہ آپ کے سنہرے الفاظ میلکھے جانے والے کارناموں کو آشکار کرنا ہے۔

اہل کوفہ کے خطوط

امام حسین (ع) کے نام جب کوفہ والوں کی طرف سے امام حسین (ع) کو بلانے کے لئے ہزاروں خط آچکے تو امام حسین (ع) نے جناب مسلم ابن عقیل کو طلب کیا اور آپ کے ساتھ قیس ابن مسہر و عبد الرحمن ابن عبدلہ اور بعض دوسرے افراد کو (کہ جنہیں کوفہ والوں نے امام کے پاس اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا) اپنا ایلچی معین کیا اور روانگی سے پہلے کچھ امور کی انجام دہی کا حکم دیا۔

الف۔ ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہنا۔

ب۔ حکومت کے رازوں کو پوشیدہ رکھنا۔

ج۔ لوگوں کے ساتھ لطف اور مہربانی کا سلوک کرنا۔

د۔ اگر کوفہ کے لوگ آپس میں متحد ہوں تو فوراً امام کو اطلاع دینا۔

اس کے بعد امام نے اہل کوفہ کے نام اس مضمون کا خط لکھا

'اما بعد: بیشک میں اپنے چچا زاد بھائی اور اپنے گہرانے کے مورد اعتماد شخص، مسلم ابن عقیل کو تمہارے پاس روانہ کر رہا ہوں اور میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہاری محبت و ہمدلی اتحاد و ہمبستگی کے بارے میں مجھے جلد از جلد اطلاع دیں بس مجھے اپنی جان کی قسم! امام وہ ہے جو حق کے ساتھ قیام کرے۔' والسلام

جناب مسلم کا مکہ سے کوچ کرنا

ماہ رمضان المبارک کے آخری ایام چل رہے تھے کہ جب مسلم ابن عقیل نے مکہ سے سفر کا آغاز کیا آپ کوفہ جانے سے پہلے مدینہ تشریف لائے، مسجد نبوی میں آئے وہاں پر نماز ادا کی اس کے بعد اپنے اہل و عیال سے رخصت ہوئے اور قیس سے دو راہنماؤں (راستہ بتانے والوں) کو اجرت پر لیا تاکہ راستے سے آگاہ کرتے رہیں لیکن درمیان راہ آفتاب کی حرارت کے سبب دونوں کا برا حال ہو گیا یہاں تک کہ گرمی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے دونوں نے راستے ہی میں دم توڑ دیا۔

جناب مسلم راستے کو طے کرتے رہے یہاں تک کہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں پانی موجود تھا وہاں پہنچ کر پیاس بجھائی جب جسم میں کچھ جان پڑی تو آپ نے ایک خط کہ جس میں راستے کی سختی (گرمی اور فقدان آب) کے بارے میں ذکر تھا جناب قیس کے ہاتھ امام کے لئے روانہ کر دیا۔

جناب مسلم ابن عقیل کے پہلے خط کا مضمون

اما بعد: جب میں مدینہ سے نکلا تو مینے دو راہنمائوں کو راستے سے آگاہی کے لئے اجرت پر اپنے ساتھ لے لیا تھا لیکن اس کے باوجود راستے کو گم کر دیا گرمی کی حرارت اور پیاس کی شدت نے ہم پر غلبہ کر لیا تھا اس وقت پانی نصیب ہوا کہ جب ہمارے دونوں ساتھی (راہنما) جام شہادت نوش کرچکے تھے اور میری آخری سانسیں میری نجات کا سبب بنیایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں سے آگے بڑھنا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے۔

امام حسین (ع) کی طرف سے جناب مسلم کے اس خط کا جواب

اما بعد: البتہ مجھے یہ خوف ہے کہ تمہاری یہ پیش بینی ان چیزوں کے علاوہ نہ ہو کہ جن کی میں نے تمہیں نصیحت کی ہے جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا ہے اسی کے مطابق قدم آگے بڑھائو۔ 'والسلام' ہم کو اس غم انگیز داستان سے چند چیزوں کا سبق ملتا ہے

- ۱۔ انسان کو صرف چند ناگوار حادثوں کی بنیاد پر آنے والے وقت میں رونما ہونے والے حوادث و واقعات کے باریمیں بدگمانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔
- ۲۔ انسان کو چاہئے کہ وقت کی نزاکت کے ساتھ اپنے وظیفہ کو پہنچانے، اگر امام وقت کوئی نصیحت کرے تو اس پر عمل پیرا ہو اور اگر کسی کام کا حکم دے تو اس کے انجام دینے کی حتی الامکان کوشش کرے۔
- ۳۔ اور چاہیے کہ پیغام خدا اور رسول کو پہنچانے میں دلیری اور جوانمردی سے کام لے۔

جب مسلم اس مقام (طی) پر پہنچے جہاں پانی موجود تھا تو آپ نے کچھ دیر آرام کیا پھر کوفہ کی جانب چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ جس نے ایک ہرن کو اپنے تیر کا نشانہ بنا کر مار ڈالا تھا جب مسلم نے اس منظر کو دیکھا تو کہا:

'اگر خدا نے چاہا تو ہمارا دشمن مارا جائیگا،'

جناب مسلم کا کوفہ میں وارد ہونا

مسلم کوفہ کی طرف چلتے جا رہے تھے یہاں تک کہ سوال کی پانچویں تاریخ کو کوفہ میں داخل ہو گئے آپ سب سے پہلے جناب مختار ابن ابی عبید کے گھر پہنچے مختار نے امام کے چاہنے والوں کو بلانا شروع کر دیا تاکہ سب مسلم کے اردگرد جمع ہو جائیں جب سب لوگ جمع ہو گئے تو اب مسلم نے امام حسین (ع) کے اس خط کو جو آپ نے ان لوگوں کے خطوط کے جواب میں آپ کے ہاتھ بھیجا تھا، پڑھنا شروع کیا لوگوں میں شور گریہ وبکا بلند ہو گیا اور اسی درمیان کوفہ کے خطباء و سخنوران مانند عابس شاکری، اور حبیب اسدی، نے مسلم کے حضور میں زور دار تقریریں کیں اور اپنا اپنا مدعا بیان کیا۔

جب اس واقعہ خبر 'لقمان ابن بشیر انصاری'، کو پہنچی جو اس وقت کوفہ کا گورنر تھا وہ کہڑا ہوا اور اس نے بھی زور دار تقریر کی اور لوگوں کو ڈرایا دہم کیا اس کے بعد 'عبید اللہ ابن سعید حصرمی' جو بنی امیہ کا ہم پیمان تھا بعنوان اعتراض اپنی جگہ سے اٹھا اور مجلس کو چھوڑ کر باہر چلا گیا اور اس نے 'عمار ابن عقبہ' کے ساتھ ملکر، لقمان (گورنر کوفہ) کے اس قصہ کو یزید کے لئے ایک خط میں لکھ بھیجا اور اس میں یہ بھی توضیح دے دی کہ تو نے کوفہ میں جس حاکم کو انتخاب کیا ہے یا تو کمزور اور ناتوان ہے یا پھر جان بوجہ کر نادانی کر رہا ہے عبداللہ کے بعد سارے حکومت کے ٹکڑوں پر پلنے والے لوگوں مثل 'عمار ابن عقبہ' و 'عمر ابن سعد ابن ابی وقا

ص 'نے بھی اسی طرح کے مضامین کے خطوط یزید کے پاس لکھ لکھ کر بھیج ڈالے ۔

جناب مسلم کا مختار کے گہرمیں قیام کرنے کا سبب

جناب مسلم ابن عقیل کا مختار کے گہرمیں قیام کرنے کا سبب ،یہ تھا کہ آپ کا شمار کوفہ میں رہنے والے شیعوں میں بڑی اور جانی پہچانی شخصیتوں میں کیا جاتا تھا اور آپ امام حسین (ع) کے ساتھ وفادار تھے اس کے علاوہ مختار'لقمان ابن بشیر'حاکم وقت کوفہ کے داماد بھی تھے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک جناب مسلم مختار کے گہر میں قیام پذیر رہتے حاکم کوفہ آپ پر کسی قسم کا تعرض نہیں کر سکتا تھا مسلم کا یہ انتخاب (کہ آپ نے مختار کے گہر کو اپنی قیام گاہ کیلئے چنا) آپ کی حکمت عملی ،تیز ہوشی اور موقعیت اجتماعی پر تسلط کی دلیل ہے ۔

کوفیوں کی مسلم کے ہاتھوں پر بیعت

جب لوگوں کو مسلم کے کوفہ میں آنے کی اطلاع ملی تو گروہ گروہ اکٹھا ہو کر آنا شروع ہو گئے اور امام حسین (ع) کے نائب کے ہاتھوں پر بیعت کرنے کا سلسلہ جاری ہو گیا یہاں تک کہ جناب مسلم کے دفتر میں بیعت کرنے والوں کی تعدا داسی ہزار سے بھی زیادہ ہو گئی لیکن تواریخ میں مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں کی تعداد میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے :

بیعت کنندگان کے مختلف ارقام

- ۱۔ جناب مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔
 - ۲۔ جناب مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں کی تعداد پچیس ہزار تھی۔
 - ۳۔ جناب مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں کی تعداد اٹھائیس ہزار تھی۔
 - ۴۔ جناب مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے بھی زیادہ تھی۔
- مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کرتے وقت لوگوں کا آپ سے عہد و پیمان
- لوگوں نے اپنے بہت زیادہ اشتیاق اور رغبت کے ساتھ مسلم سے بیعت کرنے کیلئے کچھ اصول قائم کر لئے تھے
- ۱۔ لوگوں کو کتاب خدا اور سنت رسول کی طرف دعوت دینا
 - ۲۔ ظالموں اور بیداد گروں سے جنگ کرنا
 - ۳۔ ناتوان اور کمزور طبقہ کی حمایت اور ان سے دفاع کرنا
 - ۴۔ معاشرے کے محروم لوگوں کی حال و احوال پرسی کرنا
 - ۵۔ مال غنیمت کو مسلمانوں کے درمیان برابر تقسیم کرنا
 - ۶۔ مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلوانا
 - ۷۔ اہلبیت کی مدد اور نصرت کرنا
 - ۸۔ جن لوگوں کے دلوں میں بغض و کینہ نہیں پایا جاتا ان سے مصالحت کرنا
 - ۹۔ تجاوز کار، دوسروں کے حقوق کو غصب اور ان پر ظلم کرنے وا لے لوگوں سے جنگ کرنا
- اس عہد و پیمان سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ:

ہمیں بھی معقول اور مقبول اصول کی پیروی کرنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ کس طرح لوگوں نے حق کے صحیح راستے کو دوبارہ پا لیا تھا۔

بیعت کے بعد مسلم کا امام حسین (ع) کے نام خط

بیعت کرنے والوں کی کثیر تعداد نے جناب مسلم کو اس طرح سے مطمئن کر دیا تھا کہ اگر امام کوفہ تشریف لے آئیں تو تمام امور از سر نو انجام پائیں گے آپ نے خط میں امام کو لکھا کہ کوفہ میں اٹھارہ ہزار لوگ آپ کے نام پر بیعت کر چکے ہیں اور اس خط میں آپ نے امام سے یہ بھی خواہش کی کہ آپ جلد از جلد کوفہ تشریف لے آئیں کیونکہ کوفہ والے بے انتہا آپ کے دیدار کے مشتاق ہیں جناب مسلم نے اپنے اس نامہ کو بھی انہیں خطوط میں جو کوفہ والوں نے امام کے نام لکھے تھے شامل کر دیا اور ان خطوط کو لیجانے کے لئے عباس ابن ابی شیبہ شاکری کے سپرد کر دیا تاکہ قیس مسہر صیداوی کے ساتھ مل کر امام تک پہنچا دیں۔

یزید اور کوفہ

جناب مسلم کی طرف سے امام کو لکھے جانے والے دعوت نامہ کی خبر یزید کو مل چکی تھی اور وہ کسی نئے حاکم کوفہ کے انتخاب کے بارے میں سوچ رہا تھا اس نے اپنے باپ معاویہ کے وفادار غلام 'سرجوں' کو بلایا اور اس کو کوفہ کے حالات، 'نعمان ابن بشیر' اور لوگوں کی جناب مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بارے میں بتایا اور کوفہ کے نئے گورنر کے سلسلہ میں اس سے مشورہ چاہا 'سرجوں' نے کہا کہ اگر تیرا باپ معاویہ اس وقت زندہ ہوتا تو تو اس کی بات کو مانتا یا نہیں؟ یزید نے کہا ہاں ضرور 'سرجوں' یزید کی ابن زیاد سے دشمنی اور عداوت کے بارے میں پہلے ہی سے باخبر تھا معاویہ کے اس حکم نامہ کو جو اس نے اپنی موت سے قبل عبیداللہ کے نام لکھ کر اس کو کوفہ کا حاکم نصب کیا تھا، نکالا اور یزید کو دکھایا اس کو دیکھتے ہی یزید نے عبیداللہ ابن زیاد کو جو اس وقت بصرہ کا گورنر تھا، کوفہ کی حکومت بھی اسی کے سپرد کر دی اور یہ حکم نامہ ایک خط کے ساتھ مسلم ابن عمر وہابی کے ذریعے عبید اللہ ابن زیاد کے پاس بھیج دیا۔

یزید کا خط

عبیداللہ ابن زیاد کے نام یزید نے عبید اللہ ابن زیاد کے نام جو خط لکھا اس کا مضمون اس طرح ہے 'ایک دن جن لوگوں کی تعریف کی جاتی ہے وہی لوگ دوسرے دن مورد مذمت قرار پاتے اور دو چار ننگ و عار ہوجاتے ہیں اور کچھ چیزیں جو نا پسند ہوتی ہیں دلپسند اور اچھی بن جاتی ہیں، تیرا مقام و منزلت وہ ہے کہ جس کا تو سزاوار ہے اور ایک عرب شاعر کا یہ قول نقل کیا :
تیرا مقام بلند ہوا اور اتنا بلند ہوا کہ آسمانوں سے بھی اونچا ہو گیا ۰۰۰ اور تو مقام و منزلت کے اعتبار سے سورج کی بلندی کے مانند ہے۔

اس خط میں یزید نے عبید اللہ کو حکم دیا کہ جتنا بھی جلدی ہو سکے کوفہ کے لئے روانہ ہو جا اور مسلم ابن عقیل کو دستگیر کرنے کے بعد اس کو قتل یا تبعید (شہر بدر) کر دے۔

اہل باطل اور دنیا پرستوں کی اس سیاست سے جو درس لیا جا سکتا ہے اور اکثر مشاہدہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ باطل پرست لوگ وقت پڑنے پر ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے ہیں تاکہ اپنے بیہودہ اور ناپسند اہداف تک پہنچ سکیں۔ یہی طرح مومنین اور متقین کو بھی (چونکہ مشترکات ان کے درمیان بہت زیادہ پائے جاتے ہیں) ایک محور پر متحد ہو کر کفر و شرک کے طرفداروں کو ایک فراموش نشدنی درس دینا چاہئے۔

مرجع مطالب مذکورہ 'یاران شیدائے حسین ابن علی (علیہم السلام) بخش اول ص ۸۳' نشر: باقیات، زمستان: ۱۳۸۵